

مصنف کا تعارف:

فاروق سرور ولادت: ۲۵ مئی ۱۹۶۳ء

فاروق سرور صوبہ بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ سے ایم اے انگلش کرنے کے بعد ٹیچنگ لاکال کالج کوئٹہ سے ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۹۱ء میں کوئٹہ ہی میں قانون کی پریکٹس شروع کر دی اور آج تک اسی پیشے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ سیشن کورٹ کوئٹہ اور بلوچستان ہائی کورٹ کوئٹہ میں بطور ایڈووکیٹ کام کرتے ہیں۔

فاروق سرور کو کہانیاں لکھنے کا شوق بچپن ہی سے تھا۔ تادم تحریر ان کی سترہ کتابیں چھپ چکی ہیں جن میں سے بارہ کتابیں پشتو کی، چار اردو کی ایک انگریزی کی ہے۔ انھیں ان کی ادبی خدمات کی بنا پر تین بار حکومت بلوچستان کی طرف سے بہترین کتاب کے انعام کا اور حکومت پاکستان کی سب سے ”پرائیڈ آف پرفارمنس“ کا حق دار قرار دیا جا چکا ہے اور وہ اکادمی ادبیات، اسلام آباد کی جانب سے ”خوش حال خاں خٹک ایوارڈ“ بھی اپنے حلقے میں۔

فاروق سرور بڑے اوصاف کے حامل لکھاری ہیں۔ وہ ایک وقت افسانہ نگار، ناول نگار، کالم نگار، مترجم اور ریڈیو، ٹی وی ڈراموں کے آرٹسٹ ہیں۔

ان کی پشتو افسانوں سے ترجمہ شدہ اردو کتاب کا نام ”ندی کی پیاس“ ہے اور شامل کتاب افسانہ ”بھٹیڑیا“ کی کتاب سے مستعار ہے۔ یہ علامتی افسانہ ہے جس میں انسانی جذبات کا باکمال اظہار ہوتا ہے۔ بعض قارئین کو یہ افسانہ اس قدر پسند آیا کہ مصنف نے اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا۔ ان کی دوسری تصانیف میں ”دریا، لیوہ، سکاروائی، ادب سر، ساگوان اور مجرم“ شامل ہیں۔

مرکزی خیال

”بھٹیڑیا“ کہانی ایک علامتی کہانی ہے۔ جس میں مصنف نے بتایا ہے کہ ہر انسان اپنے خوف کے ایک ان دیکھے خول میں بند ہے۔ مصنف بات پر توجہ دلاتا ہے کہ اگر انسان تھوڑی ہمت کرے تو وہ سسٹم اور معاشرے میں پختے ہوئے جھوٹ کے خلاف کھڑا ہو سکتا ہے۔ ناحق وہ اپنے اندر کے خوف کو کھلا کھلا کر پالتا رہتا ہے۔

خلاصہ

میں اپنے ارد گرد دیکھتا ہوں تو درختوں کا جنگل دکھائی دیتا ہے۔ درختوں کے نیچے پر پتے چلتے ہیں کہ ہر درخت میں کسی نہ کسی شخص نے پناہ لے رکھی ہے۔ میرے میں بھی ایک درخت میں پناہ لیے ہوئے ہوں۔ میری خواہش ہے کہ اب میں نیچے اتر جاؤں کیوں کہ اب تھک چکا ہوں مگر یہ بھڑیا جو نیچے کھڑا ہے مجھے نیچے اترنے ہی نہیں دیتا۔ وہ اس انتظار میں ہے کہ میں کب نیچے اتروں اور وہ مجھے چیز پھاڑ کر کھا جائے۔ میں درخت پر میرا مسکن ہے وہ جاو کا درخت معلوم ہوتا ہے۔ میری ہر خواہش اس درخت پر پوری ہو جاتی ہے۔ نرم گرم بستر، شان دار ٹی وی سیٹ، کھانے پینے کے لیے انواع و اقسام کی چیزیں ہر طرح کی آسائشیں موجود ہیں۔ مگر اس کے باوجود مجھے آزادی حاصل نہیں کیوں کہ آزادی قربانی مانگتی ہے۔ میں اپنے بھٹیڑیے سے تڑپ رہا ہوں کیوں کہ وہ مجھ سے زیادہ طاقت ور ہے۔ اب تو راتوں کو بھی اس بھٹیڑے سے خوف آتا ہے۔ لگتا ہے وہ میرا پیچھا کر رہا ہے۔ خوف سے پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور دل ڈوبنے لگتا ہے۔ مایوسی کے اس گھپ اندھیرے میں میں اس بات سے خوش ہوتا ہوں کہ یہ درخت کافی اونچا ہے۔

کہ بھیڑ یا مجھ تک نہیں پہنچ سکتا۔ دن تو مصروفیت میں گزر جاتا ہے مگر رات کو خواب بھی ڈراؤنے آتے ہیں۔ میں سوچتا ہوں کب تک اس عذاب میں مبتلا رہوں گا۔

ایک صبح میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ درخت کے گھنے پتوں میں سرسبز ساسی ہوئی۔ مجھے لگا کہ بھڑیا بالآخر آبی پہنچا۔ غور کرنے پر معلوم پڑا کہ وہ بھی میرے ہی جیسا ایک شخص ہے اور اس نے بھی اپنے بھیڑے جو نیچے کھڑا غرار ہاتھ کے ڈر سے درخت میں چھائی تھی۔ ہم دونوں لوگ تمام تر آسائشوں کے باوجود اپنے اوپر جبر کر کے تھک چکے ہیں۔ حیرانی کی بات ہے کہ ہم دونوں کے بھیڑے اکثر تو خاموش شاید تاک میں بیٹھے رہتے ہیں مگر کبھی کبھی خونخوار غراہٹ کے ساتھ درخت کے تنوں پر مونے دانت اور پنچے گاڑ دیتے ہیں۔ ایک دن کافی سوچ بچار کے بعد ہم دونوں یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ آخر کار کب تک اس خوف کے عذاب سے ڈرتے رہیں گے۔ ہم نیچے اتریں گے اور اپنے اپنے بھیڑیوں سے مقابلہ کریں گے۔ میرا ساتھی تو ہمت کر کے کود جاتا ہے مگر میں بزدل اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہوں۔ بھیڑیا اس کی طرف لپک کر حملہ آور ہوتا ہے تو میرا ساتھی درخت کی چھوٹی سی توڑی ہوئی شاخ سے بھیڑے کو مارتا ہے۔ اس کا بھیڑیا اسی وقت زمین پر گر کر چند لمحوں میں مر جاتا ہے۔ وہ اب آزاد ہو جاتا ہے۔ میرا ساتھی مسلسل مجھے کہتا ہے نیچے اترو بھیڑیا تمہیں کچھ نہیں کہے گا وہ بہت بزدل ہے۔ لیکن میں خوف کے مارے کانپ جاتا ہوں۔ اچانک ہی درخت چھوٹا ہونے لگتا ہے۔ دوسری طرف بھیڑیا بڑا ہونے لگتا ہے۔ حق! وہ پہل جتنا نظر آتا ہے۔ میرا ذہن ماؤف ہو جاتا ہے اور خوف سے لگتا ہے کہ میری گردن میں پھانسی کا پھندہ ہے لیور کھینچنے پر میں کبھی بھی مر سکتا ہوں۔ میرا ساتھی میری ہمت باندھتا ہے کہ خدا اپنے نیچے اترو اور بھیڑے کو مار دو۔ آخر کار میں درخت سے نیچے کود جاتا ہوں اور درخت سے توڑی ہوئی ایک چھوٹی سی شاخ سے اپنے بھیڑے کو مارتا ہوں۔ بھیڑیا دھڑلاں سے مارا جاتا ہے۔ میں آزاد ہو کر خوشی سے جموم کرنا پنے لگتا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد میں اپنے ساتھی کی طرف دیکھتا ہوں تو وہ وہاں نہیں ہوتا۔ میں پھر سے ارد گرد دیکھتا ہوں تو بے غماہ تختوں کا ایک جنگل ہے۔ ہر درخت میں میری طرح کسی نہ کسی نے پناہ لے رکھی ہے اور اس کا بھیڑیا کھڑا اسے خوف زدہ کر رہا ہے۔ میں زور زور سے قہقہے لگا کر سادہ لوح لوگوں کی طرف بڑھتا ہوں جو ناحق اپنے بھیڑیوں سے خوف زدہ ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خوف ناک	دہشت ناک، ڈراؤنا	چیز پھاڑ کر کھانا	نکلنے نکلنے کر کے کھانا
مسکن	رہنے کی جگہ	جرات	ہمت، دلیری
آسائشیں	آرام و سکون	قربانی کا تقاضا	ایثار
مصروفیت	ہر وقت کام کرتے رہنا	کپکپی بھر بھری	کپکپی بھر بھری
ہلاک	جان سے مار دینا	مایوسی	ناامیدی، بددلی
اذیت	تکلیف، دکھ	چابک	چھانٹنا
حیرت	حیرانی	گھپ اندھیرا	مکمل تاریکی
پناہ لینا	چھپ جانا	غراتا	جانوروں کے غصے سے بولنے کی آواز

بزدل	کم ہمت	جبر	ظلم، ستم
اُکتاہٹ	بے زاری	گھبراہٹ	بے چینی، اضطراب
جنون	دیوانہ پن	سوچ بچار	غور و فکر کرنا
باؤلا پن	پاگل پن	عذاب	تکلیف دہ عمل
بزدل	ڈرپوک	بتلا ہونا	کسی علت میں پڑ جانا
کوشا	گالیاں دینا	بے سود	بے کار
آزادی	خود مختاری	ذہن ماؤف ہونا	دُکھ یا صدمے سے بے حس ہو جانا
مجرم	جرم کرنے والا	پھندا	پھانسی کے لیے رسی کا گھیرا
جلاد	پھانسی دینے والا پتھر دل شخص	بے سود	بے کار، بے فائدہ
رائی کا پہاڑ	چھوٹی بات کا بنگلہ بنانا	رقص	ناچ

پیرا گراف کی تشریح

پیرا گراف 1:

جس درخت پر میرا مسکن ہے۔ یہ ایک عجیب سا درخت ہے بلکہ اس میں سے جادو کا درخت کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ میں یہاں جو بھی خواہش کرتا ہوں وہ فوراً پوری ہو جاتی ہے۔ اگر نرم اور گرم بستر کے بارے میں سوچوں تو وہ میرے فریب بچھ جاتا ہے۔ اُکتا جاؤں تو میرے سامنے ایک شان دار ٹی وی سیٹ آ جاتا ہے۔ جس کے اسٹیر یو اپیکیٹرز ہوتے ہیں اور جو دنیا کا ہر انشیشن پکڑ سکتا ہے۔ اگر کسی بھی کھانے کے لیے میرا جی چاہے تو وہ فوراً حاضر ہوتا ہے۔ یہاں سب کچھ ہے، ہر طرح کی آسائشیں ہیں۔ لیکن یہاں جس چیز کی کمی ہے اور جس چیز کے لیے میں تڑپ رہا ہوں وہ ہے آزادی، لیکن یہ آزادی مجھ سے قربانی کا تقاضا کرتی ہے، اور قربانی یہ کہ مجھے نیچے اترنا پڑے گا اور بھڑیے کو ہلاک کرنا ہوگا۔ لیکن مجھ میں اتنی جرأت نہیں۔ میں بھیڑیے سے خوف زدہ ہوں اور وہ مجھ سے زیادہ طاقت ور ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مسکن	گھر، مکان، رہنے کی جگہ	اُکتا جانا	دل بھر جانا
اسٹیر یو اپیکیٹرز	دوا پیکیٹرز جن سے آواز پیدا ہوتی ہے	آسائشیں	سہولتیں
تقاضا	طلب کرنا	ہلاک کرنا	جان سے مار دینا
جرأت	ہمت	--	--

حوالہ متن: سبق کا عنوان : بھیڑیا

مصنف کا نام : فاروق سرور

سیاق و سباق: مصنف کے ارد گرد بے شمار درخت ہی درخت ہیں۔ ہر درخت میں کسی نہ کسی شخص نے اپنے اپنے بھیڑیے کے خوف سے پناہ

لے رکھی ہے۔ ہر شخص اپنے بھیڑیے کے خوف سے آزاد ہونا تو چاہتا ہے مگر بزدلی کی وجہ سے ایسا کر نہیں سکتا۔ اچانک اسے احساس ہوتا ہے کہ ساتھ والے درخت میں ایک آدمی ہے جو ہمت کر کے درخت سے نیچے کود جاتا ہے اور درخت کی ایک ٹہنی سے بھیڑیے کو مار گراتا ہے۔ وہ مصنف کو بھی نیچے آنے کے لیے اکساتا ہے لیکن وہ ڈرتے ہوئے تذبذب کا شکار ہوتا ہے۔ آخر کار ہمت کر کے وہ نیچے کود کر اپنے بھیڑیے کو ٹہنی سے مار کر آزادی حاصل کر لیتا ہے۔

تشریح:

جس درخت پر اب میرا ٹھکانہ ہے اس درخت کو میں جادوئی درخت کہوں تو غلط نہ ہوگا۔ اپنے ٹھکانے میں میں جس چیز کی بھی تمنا کرتا ہوں وہ فوراً پوری ہو جاتی ہے۔ خواہ وہ نرم گرم بستر ہو یا دو سے زیادہ آواز کے پیکیروں والا ٹی وی۔ کھانے پینے کی ہر چیز اور بے شمار سہولتیں دستیاب ہیں۔ مگر جس چیز کے لیے میں تڑپتا رہتا ہوں وہ ہے آزادی۔ کیوں کہ آزادی نفس اور سکون کی قربانی مانگتی ہے۔ اس کے لیے مجھے اپنے ٹھکانے سے نیچے اترنا پڑے گا اور اپنے بھیڑیے کو جان سے مار دینا ہوگا مگر مجھ میں ہمت نہیں کیوں کہ مجھے لگتا ہے میرا بھیڑیا مجھ سے زیادہ طاقتور ہے۔

پیرا گراف 2:

ہم دونوں لوگ ہیں جو اپنے اپنے بھیڑے سے خوف زدہ ہیں باوجود یہ کہ درخت میں ہمارے لیے ہر طرح کی آسائشیں موجود ہیں لیکن ہم ان آسائشوں سے خوش نہیں، جبر اور اکتاہٹ کا احساس روز بروز ہمیں کھائے جا رہا ہے۔ اب تو ہمیں رات کو نیند بھی نہیں آتی۔ جوں ہی آنکھ لگتی ہے بھیڑے کا خوف ناک چہرہ ہمیں دوبارہ جگا دیتا ہے۔ کم بخت اب ہمارے خوابوں میں بھی گھس گیا ہے وہ یہاں ہمیں سکون سے رہنے نہیں دیتا۔ ہم دونوں کے بھیڑیے اپنی جگہ خاموش بیٹھے رہتے ہیں لیکن کبھی کبھی ان دونوں پر ایسا جنون سوار ہو جاتا ہے کہ وہ درخت پر حملہ کر دیتے ہیں۔ اس کے مونے تنے پر دانت اور پنجے گاڑ دیتے ہیں اور اس وقت خوف ناک سی غراہٹ ہوتی ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جبر	ظلم	اکتاہٹ	بیزاری
روز بروز	دن بہ دن	خوک ناک	دہشت زدہ
کم بخت	بری قسمت	جنون	دیوانگی، پاگل پن
غراہٹ	جانوروں کی خُر خُر کی آوازیں	--	--

سیاق و سباق:

مصنف کے ارد گرد بے شمار درخت ہی درخت ہیں۔ ہر درخت میں کسی نہ کسی شخص نے اپنے اپنے بھیڑیے کے خوف سے پناہ لے رکھی ہے۔ ہر شخص اپنے بھیڑیے کے خوف سے آزاد ہونا تو چاہتا ہے مگر بزدلی کی وجہ سے ایسا کر نہیں سکتا۔ اچانک اسے احساس ہوتا ہے کہ ساتھ والے درخت میں ایک آدمی ہے جو ہمت کر کے درخت سے نیچے کود جاتا ہے اور درخت کی ایک ٹہنی سے بھیڑیے کو مار گراتا ہے۔ وہ مصنف کو بھی نیچے آنے کے لیے اکساتا ہے لیکن وہ ڈرتے ہوئے تذبذب کا شکار ہوتا ہے۔ آخر کار ہمت کر کے وہ نیچے کود کر اپنے بھیڑیے کو ٹہنی سے مار کر آزادی حاصل کر لیتا ہے۔

تشریح:

ہم دونوں اپنے اپنے بھیڑیوں سے دہشت زدہ ہیں۔ ہمارے مسکون یعنی درختوں میں ہر طرح کی سہولتیں موجود ہیں مگر ہم ان تمام آرام دہ چیزوں کے باوجود خوش نہیں۔ اپنے اوپر ظلم اور بیزاری کا احساس ہمیں ہر روز اندر ہی اندر کھائے جا رہا ہے۔ اب تو بھیڑے کا دہشت ناک چہرہ راتوں کو ہمارے خوابوں میں بھی گھس کر ہمیں سونے نہیں دیتا۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ ہم دونوں کے بھیڑے اپنی اپنی جگہ خاموشی سے بیٹھے رہتے ہیں مگر کبھی کبھی ان پر ایسی دیوانگی طاری ہو جاتی ہے کہ وہ درختوں کے تنوں پر پنجے گاڑنے لگتے ہیں اور پھر خوف ناک غر غر کی آوازیں نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔

میرا انکھیں بالکل ماؤف ہے۔ میری آنکھیں بند ہیں اور میں پھانسی چڑھنے والے اس مجرم کی طرح موت کو خوش آمدید کہہ رہا ہوں۔ جس کی گردن میں رسی کا پھندا ڈالا جا چکا ہے اور جو اب اس انتظار میں ہے کہ جلاد کب لیور کھینچے گا۔ میں اس وقت اگر کوئی آوازیں سن رہا ہوں تو وہ صرف میرے ساتھی کی ہیں، جو نیچے سے دے رہا ہے کہ خدا را نیچے اترو۔ تم بھیڑے سے زیادہ طاقت ور ہو۔ بھیڑ یا یونہی ایک خوف ہے۔ رائی کا ایک بچہ ہے جسے تم ایک ہی ٹھوکر سے اپنے راستے سے ہٹا سکتے ہو۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ماؤف ہونا	سوچنے سمجھنے کے قابل نہ رہنا	مجرم	جرم کرنے والا
رسی کا پھندا	پھانسی کا پھندا	جلاد	جو پھانسی دیتا ہے

سبق و سبق:

مصنف کے ارد گرد بے شمار درخت ہی درخت ہیں۔ ہر درخت میں کسی نہ کسی شخص نے اپنے اپنے بھیڑیے کے خوف سے پناہ لے رکھی ہے۔ ہر شخص اپنے بھیڑیا کے خوف سے آزاد ہونا تو چاہتا ہے مگر بزدلی کی وجہ سے ایسا نہیں سکتا۔ اچانک اسے احساس ہوتا ہے کہ ساتھ والے درخت میں ایک آدمی ہے جو ہمت کر کے درخت سے نیچے کود جاتا ہے اور درخت کی ایک ٹہنی سے بھیڑیے کو مار گراتا ہے۔ وہ مصنف کو بھی نیچے آنے کے لیے اکساتا ہے لیکن وہ ڈرتے ہوئے تذبذب کا شکار ہوتا ہے۔ آخر کار ہمت کر کے وہ نیچے کود کر اپنے بھیڑیے کو ٹہنی سے مار کر آزادی حاصل کر لیتا ہے۔

تشریح:

اب میرا ذہن سوچنے سمجھنے سے بالکل قاصر ہو چکا ہے۔ میری آنکھیں بالکل بند ہیں اور میں خود کو پھانسی چڑھنے والے اس مجرم کی طرح سمجھتا ہوں جس کی گردن میں پھانسی کا پھندا ڈالا جا چکا ہے اور میں اب صرف لیور کے کھینچے جانے کا انتظار کر رہا ہوں کہ خوشی موت کے گھاٹ اتر چوں۔ اس وقت مجھے مسلسل صرف اور صرف اپنے ساتھی کی آوازیں آرہی ہیں جو مجھے کہہ رہا ہے کہ اللہ کے واسطے نیچے اتر آؤ! تم بھیڑے سے زیادہ طاقت ور ہو۔ بھیڑ یا تو صرف تمہارے اندر کا ایک خوف ہے۔ تم ایک ہی وارے اُسے اپنے راستے سے ہٹا سکتے ہو۔

مشق

سبق ”بھیڑیا“ کے متن کے حوالے سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

ہم دونوں کے _____ اکٹرا اپنی جگہ خاموش بیٹھ رہتے ہیں:

(الف) اثر دے (ب) مینڈھے (ج) بھیڑیے ✓ (د) چیتے

ایک دن کافی _____ کے بعد ہم دونوں یہ فیصلہ کرتے ہیں ہم دونوں نیچے اتریں گے:

(الف) سمجھ بوجھ (ب) تردد (ج) غور و فکر (د) سوچ بچار ✓

جیسا بڑا بھیڑیا دھڑام سے نیچے گرتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے مرجاتا ہے:

(الف) گھوڑے (ب) ہاتھی ✓ (ج) شیر (د) چیتے

میرا ساتھی بھیڑیے کو مارتا ہے:

(الف) بندوق سے (ب) چھوٹی سی شاخ سے ✓ (ج) تیر کمان سے (د) لاشی سے

میرے ساتھی نے آزادی حاصل کر لی اپنی:

(الف) بہادری سے ✓ (ب) عقل مندی سے (ج) جرأت و ہمت سے (د) مستقل مزاجی سے

(الف)	(v)	(ب)	(iv)	(ب)	(iii)	(د)	(ii)	(ج)	(i)
-------	-----	-----	------	-----	-------	-----	------	-----	-----

۲۔ سبق ”بھڑیا“ کے متن کے مطابق دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) درختوں کے نیچے کھڑے کیا غرار ہے تھے؟

جواب: درختوں کے نیچے بھڑے کھڑے غرار ہے تھے۔

(ب) اس کہانی میں بلند درخت کس بات کی علامت ہے؟

جواب: مایوسی کے گھپ اندھیرے میں بلند درخت اس بات کی علامت ہے کہ میں محفوظ ہوں اور بھڑیا میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

(ج) جب گھنے درختوں میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے تو مصنف کو کیا پتا چلتا ہے؟

جواب: جب مصنف کو گھنے درختوں میں کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے تو پہلے تو وہ ڈر جاتا ہے پھر اسے پتہ چلتا ہے کہ کوئی اور بھی اپنے بھڑیے کے ڈر سے چھپا ہوا ہے۔

(د) اس کہانی میں ”بھڑیا“ کس بات کی علامت ہے؟

جواب: اس کہانی میں بھڑیا خوف و ہراس کی علامت ہے۔

(ه) ”میرا ساتھی“ اپنے بھڑیے کو کس چیز سے ہلاک کرتا ہے؟

جواب: میرا ساتھی اپنے بھڑیے کو درخت سے توڑی ہوئی چھوٹی سی شاخ سے مارتا ہے۔ اس کا بھڑیا اپنی وقت زمین پر گر کر مر جاتا ہے۔

۳۔ سبق ”بھڑیا“ کے متن کو مد نظر رکھ کر درست بیان کے آگے (✓) اور غلط کے آگے (x) کا نشان لگائیں۔

✓
✓
✓
x
x
x

جواب: (الف) جب میں ارد گرد دیکھتا ہوں، میرے چاروں طرف بے شمار پودے ہیں۔

(ب) میں بھڑیے سے خوف زدہ ہوں اور وہ مجھ سے زیادہ طاقت ور ہے۔

(ج) اگر یہ درخت مجھے پناہ نہ دیتا تو بھڑیا کب کا مجھے ہلاک کر چکا ہوتا۔

(د) جوں ہی رات ہوتی ہے، ایک عجیب سی راحت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ه) ایک ایک انگ یوں دکھ رہا ہوتا ہے جیسے کسی نے لائچی سے مجھے مارا ہو۔

(و) اس اجنبی نے درخت پر ایک اور شیر کے خوف سے پناہ لے رکھی ہے۔

حروف:

جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے کہ حروف کی بہت سی قسمیں ہیں جن میں سے چند ایک کی مختصر وضاحت پہلے آچکی ہے۔ کچھ ایک کی وضاحت یہاں کی جاتی ہے:

حروف تحسین: وہ حروف ہیں جو تحسین و آفرین اور تعریف و توصیف کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: شاباش، بہت خوب، واہ واہ،

سبحان اللہ، مرحبا، آفرین ہے وغیرہ۔ حروف تحسین کے استعمال کے فوری بعد فحائے کی علامت ”!“ لگائی جاتی ہے۔

حروف نفرت: وہ حروف جو نفرت، حقارت یا ملامت کے جذبات کے اظہار کے موقع پر کہے جاتے ہیں۔ مثلاً: تو بہ تو بہ، لعنت،

ہزار لعنت، تھو، اخ تھو، تھ، پھنکار وغیرہ۔

حروفِ ندا: وہ حروف ہیں جو کسی کو ندایا آواز دینے یا پکارنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً:

- اے دوست! ہم نے تیرا محبت کے بارود دیا
- محسوس کی ہے تیری ضرورت کبھی کبھی ہمارے گامی
- یا رب! دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
- جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے
- ارے لڑکے! میری بات سنو۔

ان مثالوں میں ”اے دوست“ اور ”یا رب“ حروفِ ندا ہیں۔ اسی طرح: ارے بھائی، اجی حضرت، اے احمق، او جانے والے، یا خدا، وغیرہ بھی حروفِ ندا ہیں۔ حروفِ ندا کے بعد حروفِ تحسین کے استعمال کی طرح ندائیہ کی علامت ”!“ لگائی چاہیے۔

حروفِ انبساط: وہ حروف ہیں جو خوشی اور مسرت و انبساط کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: واہ واہ، آہا ہا، اوہو، اٹھا، ماشا اللہ، خوب، افسوس، صد افسوس، آہ، دریغ، حسرتا، وحسرتا، آف، وائے وغیرہ۔

حروفِ تاسف: وہ حروف ہیں جو افسوس اور غم کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: ہائے ہائے، ہے ہے، بیہات، حیف، صد حیف، افسوس، صد افسوس، آہ، دریغ، حسرتا، وحسرتا، آف، وائے وغیرہ۔

حروفِ تاکید: وہ حروف ہیں جو کلام میں تاکید اور زور کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً: ہرگز، ضرور، مطلق، بالکل، زہار، سراسر، سرسرا، اصلاً، خود، سبھی، سب کے سب، کل، کُل، سر تا پا، بو بہو، ضرور، بو بہو، بالخصوص، عین وغیرہ۔

۳۔ درج ذیل جملوں میں سے حرفِ تحسین، حرفِ نفیر، حرفِ ندا، حرفِ انبساط، حرفِ تاسف اور حرفِ تاکید کی نشان دہی کیجیے۔

جواب:	(الف)	سبحان اللہ! کیا خوب صورت وادی ہے۔	حرفِ تحسین
	(ب)	توبہ توبہ! یہ تو عذابِ الہی ہے۔	حرفِ نفیر
	(ج)	اجی حضرت! میری بات بھی سن لیں۔	حرفِ ندا
	(د)	ماشاء اللہ! کیا زبردست گھر بنایا ہے۔	حرفِ تحسین
	(ه)	افسوس صد افسوس! میری ٹانگ ٹوٹ گئی۔	حرفِ تاسف
	(و)	مجھے اس چیز کی مطلق کوئی ضرورت نہیں۔	حرفِ تاکید

۵۔ اعراب کی مدد سے درست تلفظ واضح کریں۔

آسائش مجرم بے سود غرانا پھندا جلاو مسکن مسکن
جواب: آسائش مجرم بے سود غرانا پھندا جلاو مسکن مسکن

۶۔ ان الفاظ کے مترادف لکھیں۔

اذیت درخت خواہش ہلاک کرنا جرأت جاہک خوف زدہ خاموش غصہ خوف ناک

جواب:	الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
	اذیت	تکلیف	درخت	شجر

ہلاک کرنا	مار دینا
چابک	چھاننا
خاموشی	پُپ
خوف ناک	ڈراؤنا

تمنا	خواہش
بہشت	جرات
دہشت زدہ	خوف زدہ
ناراضی	غصہ

۷۔ ان الفاظ کے متضاد لکھیں۔ اُترنا کم بخت آزادی طاقت ور اُونچا حاضر عالم آسان زندگی تھوڑا

الفاظ	متضاد
کم بخت	خوش بخت
طاقت ور	کمزور
حاضر	غیر حاضر
آسان	مشکل
تھوڑا	بہت

الفاظ	متضاد
اُترنا	چڑھنا
آزادی	غلامی
اُونچا	نیچا
عالم	جابل
زندگی	موت

جواب:

۸۔ درج ذیل انگریزی اقتباس کے اصل معانی و مفہوم اور مقاصد کو برقرار رکھتے ہوئے اُردو میں ترجمہ کریں۔

Wolves are found in a variety of habitats, ranging from the frozen Arctic regions to the dense forests of North America, and even into deserts and grasslands. They are highly adaptable animals, able to survive in diverse climate zones. In their natural habitat, wolves play a critical role as apex predators. Despite their critical ecological role, wolves face numerous threats from human activities, including habitat destruction, hunting, and conflicts with livestock farming. Conservation efforts are essential to protect these magnificent creatures and ensure that they continue to roam the wild landscapes they call home.

سرگرمیاں:

• طلبہ انٹرنیٹ سے بھیڑیے کی ایک فلمیں تصویر حاصل کریں پانچ چارٹ پر لگائیں اور اُس کے بارے میں ایک مضمون لکھیں۔

اشارات تدریس:

- ۱۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ ملک کے ہر خطے میں لوگ کہانیاں سُنی اور سُنائی جاتی ہیں جو بالعموم اُس خطے کے لوگوں کی ثقافت کی عکاس ہوتی ہیں۔
- ۲۔ طلبہ کو بتائیں کہ بھیڑیا خوں خوار ہونے کی علامت ہے اور بیش تر طور پر اس جانور کو سدھانا تقریباً ناممکن ہے۔
- ۳۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ انگریزی کے شہ پاروں کو اُردو میں ترجمہ کرتے وقت لفظی ترجمہ نہیں کرتے بلکہ رواں ترجمہ کرتے ہیں۔
- ۴۔ طلبہ کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے انھیں بتائیں کہ ترکیہ پاکستان کا ایک دوست ملک ہے جہاں کا قومی جانور بھیڑیا ہے۔

اضافی معروضی سوالات

- (1) مصنف کو اپنے ارد گرد نظر آیا: (الف) بانسوں کا جنگل (ب) درختوں کا جنگل ✓ (ج) گازیوں کا جنگل (د) انسانوں کا جنگل
- (2) یہ کم بخت _____ مجھے نیچے اترنے ہی نہیں دیتا: (الف) کتا (ب) شیر (ج) اونٹ (د) بھیڑیا ✓
- (3) آزادی حاصل کرنے کے لیے بہت زیادہ دینی پڑتی ہے: (الف) دولت (ب) خوشی (ج) قربانی ✓ (د) کمائی
- (4) دوسرے درخت پر اُسے نظر آیا ایک: (الف) پرندہ (ب) مجھر (ج) جگنو (د) آدمی ✓
- (5) میرا مسکن ہے ایک: (الف) کنزور درخت پر (ب) جھاڑی پر (ج) جادو کے درخت پر ✓ (د) بانس کے درخت پر
- (6) اب درخت پر وقت گزارنا مشکل تھا: (الف) شام (ب) صبح کا (ج) سپر کا (د) رات کا ✓
- (7) نصاب میں شامل سبق ”بھیڑیا“ مصنف کے لحاظ سے ہے: (الف) ناول (ب) خاکہ (ج) افسانہ (د) کہانی ✓
- (8) آدمی خوف زدہ رہتا تھا اپنے: (الف) کتے سے (ب) چوکیدار سے (ج) پڑوسی سے (د) بھیڑے سے ✓
- (9) اس کے ساتھ والے درخت کے آدمی نے مار ڈالا: (الف) اپنا دوست (ب) اپنا ساتھی (ج) اپنا بھیڑیا ✓ (د) اپنا استاد
- (10) خوف کی وجہ سے میرا ذہن ہے بالکل: (الف) حیران (ب) پریشان (ج) پشیمان (د) ماؤف ✓
- (11) آخر کار میں نے دل میں ٹھان لی ہے: (الف) نجات پانے کی (ب) آزادی حاصل کرنے کی (ج) دولت کمانے کی ✓ (د) دور دراز جانے کی
- (12) درخت پر بیٹھا شخص بھیڑے کو مارتا ہے ایک: (الف) ڈنڈے سے (ب) کلباڑے سے (ج) زہر سے (د) درخت کی چھوٹی سی ٹہنی سے ✓

جواب

(1)	(ب)	(2)	(د)	(3)	(ج)	(4)	(د)	(5)	(ج)	(6)	(د)
(7)	(د)	(8)	(د)	(9)	(ج)	(10)	(د)	(11)	(ج)	(12)	(د)

- (1) فاروق سرور کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
جواب: فاروق سرور 25 مئی 1963ء کو کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔
- (2) فاروق سرور کس پیشے سے منسلک تھے؟
جواب: فاروق سرور وکالت کے پیشے سے منسلک تھے۔
- (3) فاروق سرور کو کہانیاں لکھنے کا شوق کس عمر سے تھا؟
جواب: انہیں کہانیاں لکھنے کا شوق بچپن ہی سے تھا۔
- (4) اب تک فاروق سرور کی کتنی کتابیں چھپ چکی ہیں؟
جواب: فاروق سرور کی اب تک سترہ کتابیں چھپ چکی ہیں۔
- (5) فاروق سرور کتنی صنفوں پر عبور رکھتے ہیں؟
جواب: انہیں افسانہ نگاری، ناول نگاری، کالم نگاری اور ترجمے پر بھی عبور حاصل ہے۔ اس کے علاوہ ریڈیو اور ٹی۔وی ڈراموں کے اداکار بھی ہیں۔
- (6) بھیڑیا اس افسانے میں کس چیز کی علامت ہے؟
جواب: بھیڑیا خوف کی علامت ہے۔ دراصل مصنف اس ظالم اور طاقتور طبقے پر طنز کرتا ہے جو ظلم و ستم کرتا ہے۔
- (7) بھیڑیا کس انداز میں ان پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرتا ہے؟
جواب: بھیڑیے پر جنون طاری ہو تو وہ درخت کے تنے پر دانت اور پنجے مارتا اور خوف ناک انداز میں غراتا۔
- (8) مصنف نے اپنے مسکن کو جادو کا درخت کیوں کہا؟
جواب: اس درخت پر اسے بنیادی ضروریات زندگی سب حاصل ہوتی ہیں لہذا اس نے اس درخت کو جادو کا درخت کہا ہے۔
- (9) افسانے کا مرکزی کردار ہر چیز کے ہوتے ہوئے بھی بے چین کیوں تھا؟
جواب: ہر چیز کے ہوتے ہوئے بھی مسلسل کسی نہ کسی خوف میں مبتلا رہتا تھا۔ اسے آزادی حاصل نہیں تھی اسی لیے وہ ہر وقت بے چین رہتا تھا۔
- (10) ایک روز صبح اس جنگل میں اس آدمی کو کیا آواز سنائی دیتی ہے؟
جواب: ایک آواز سنائی دیتی ہے۔ دیکھتا ہے کہ ایک اور آدمی پناہ لیے ہوئے ہے۔
- (11) آسانٹوں کے ہونے کے باوجود وہ دونوں آدمی خوش کیوں نہیں تھے؟
جواب: آسانٹوں کے ہونے کے باوجود وہ دونوں بھرپور اور اکثارت کا شکار تھے۔ لہذا وہ خوش نہیں تھے۔
- (12) درخت پر بیٹھے آدمی بھیڑیے کی کس بات پر حیران تھے؟
جواب: وہ لوگ بھیڑیوں کی باہمی لائقیت پر حیران تھے۔ کیوں کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے اجنبی رہتے تھے۔
- (13) بھیڑیے کے بارے میں سوچ کر آدمی کو کیا محسوس ہوتا ہے؟
جواب: بھیڑیے کے بارے میں سوچ کر خوف کے مارے اس آدمی کے سینے چھوٹ جاتے ہیں۔

(14) بھیڑیے کا مرکزی کردار درخت سے نیچے کیوں نہیں کوو سکتا؟

جواب: وہ شخص اپنے آرام اور بزدلی کی وجہ سے نیچے نہیں کوو سکتا اور اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے۔

(15) کیا دوسرے بھیڑیے کا پہلے آدمی سے تعلق ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! وہ ہر ایک بھیڑیے کا پہلے والے آدمی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

(16) کیا ظلم کو صرف اور صرف بدو عاؤں سے روکا جاسکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں! یہ قدرت کا اصول ہے کہ ظلم صرف اور صرف زور بازو سے روکا جاسکتا ہے۔

(17) درخت پر بیٹھا دوسرا شخص بالآخر اپنے خوف سے کیسے چھٹکارا حاصل کرتا ہے؟

جواب: درخت پر بیٹھا شخص بالآخر ہمت کر کے درخت سے نیچے کوو جاتا ہے۔

(18) درخت کی پتلی چھوٹی سی شاخ کس چیز کی علامت ہے؟

جواب: درخت کی پتلی اور چھوٹی سی شاخ دراصل ہمت اور دلیری کی علامت ہے۔

(19) اس شاخ سے مرکزی کردار کیا کام لیتا ہے؟

جواب: مرکزی کردار ہمت بنا کر اس شاخ سے آخر کار بھیڑیے کو مار گراتا ہے۔

(20) مرکزی کردار کس چیز کے لیے تڑپ رہا تھا؟

جواب: مرکزی کردار زندگی میں آزادی کے لیے تڑپ رہا تھا۔

(21) مرکزی کردار کا ساتھی اپنے خوف پر قابو پانے کے لیے کیا نصیحت کرتا ہے؟

جواب: مرکزی کردار کا ساتھی خوف پر قابو پانے کے لیے اسے نصیحت کرتا ہے کہ وہ درخت سے نیچے اترے۔ وہ کہتا ہے کہ بھیڑیا بہت کمزور ہے تم آسانی سے اسے ہلاک کر دو گے۔

(22) بھیڑیا معمولی سی شاخ سے کیوں کمر جاتا ہے؟

جواب: بھیڑیا معمولی شاخ سے اس لیے مر جاتا ہے کہ حقیقت میں وہ بہت کمزور ہوتا ہے جو بے وجہ ہی اس آدمی کے حواسوں پر سوار رہتا ہے۔